بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/چودھواں اجلاس

مباحثات 2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 12/جنوری 2010ء بمطابق 25/محرم الحرام 1431ھ بروز منگل۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	دُعائے مغفرت۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	5
4	سرکاری کارروائی۔	6
5	مشترکہ قرارداد نمبر 39 منجانب میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت)۔	6
6	بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء	16

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 12 / جنوری 2010ء بمطابق 25 / محرم الحرام 1431ھ بروز منگل بوقت صبح 11 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

اَفِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَمِ ارۡتَابُوۡۤا اَمۡ یَخَافُوۡنَ اَنۡ یَّحِیۡفَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ وَ رَسُوۡلُهٗ ؕ بَلۡ اُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ اِنَّمَا کَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذَا دُعُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَهُمۡ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ یَخۡشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقۡهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡم۔

﴿ پارہ نمبر ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۵۰ تا ۵۲ ﴾

ترجمہ: کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا یہ شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کریں؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بڑے ظالم ہیں۔ ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کردیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا' یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ جو بھی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کریں' خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں' وہی نجات پانے والے ہیں۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! نواب ذوالفقار علی مگسی جو ہمارے بلوچستان کا گورنر ہیں اُن کی والدہ وفات پاچکی ہیں

اُن کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی جو کراچی میں ہمارے بلوچوں کو جس طریقے سے قتل کیا جا رہا ہے وہ پورے بلوچ سماج، بلوچ قوم کے لیے بہت افسوس کا مرحلہ ہے۔ہم اس قتل عام کو condemn کرتے ہوئے اِس اسمبلی کے فلور اور آپ کے توسط سے صحافی حضرات جو اُوپر بیٹھے ہوئے ہیں 'اسلام آباد کے حکمرانوں کو یہ message دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے رحمٰن ملک کو لگام دیں' اُن کے ایسے statements آ رہے ہیں' جس سے پوری بلوچ قوم دُکھ اور دَرد سے وہ دوچار ہے۔اور اس کے ساتھ اگر اُن کے لیے بھی ایک فاتحہ خوانی کی جائے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! پروفیسر نادر خان صاحب پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا ہے چونکہ اُن کے ساتھ اُن کا ڈرائیور بھی تھا اور وہ شہید ہو چکا ہے تو اُس ڈرائیور کے لیے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔اور نادر خان کے لیے پھر میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گا۔

جناب سلیم احمد کھوسہ (وزیر زکوٰۃ' عشر' حج واوقاف): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب! کل رات میرے ڈرائیور سے بھی گاڑی چھین لی گئی اور اس کو شہید کر دیا گیا ہے اس کے لیے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب کی والدہ کے لیے اور جو ہمارے معزز ممبران نے point out کیا ہے کراچی میں ہمارے بلوچ بھائی جو ہلاک ہوئے ہیں' سلیم صاحب کا ڈرائیور سرکاری گاڑی کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا' منسٹر ہیلتھ نے جو point out کیا پروفیسر صاحب کے لیے بھی دعا مغفرت کی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: وقفہ سوالات۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے۔ بی سی ڈی اے): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔ Minister GDA on the point of order .

وزیر جی ڈی اے۔ بی سی ڈی اے: کراچی میں بلوچوں کی نسل کُشی کی جا رہی ہے اور اس نسل کُشی میں حکومتی کی سر پرستی بھی ہے۔ میں اِس کی بھر پور مذمت کرتا ہوں اور آپ جناب سے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسمبلی کی طرف سے وفاقی حکومت کو ایک message بھیجیں۔جو وہاں کے ذمہ داروں کا رویہ ہے بلوچوں کے بارے میں' میں سمجھتا ہوں یہ ابھی سے نہیں یہ تقریباً کئی برسوں سے چلا آ رہا ہے۔ بلوچستان آپریشن' کراچی

میں بلوچوں کی نسل کُشی' یہ دراصل بلوچوں کو دبانے' اُن کی آواز کو suppress کرنے کی ایک سازش ہے۔ اور جناب سپیکر! کراچی کے واقعے پر میں وفاقی حکومت کے رویے پر علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی. Ali Madad Jattak is on a point of order

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب! اُن کو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اُن کا ٹوکن واک آؤٹ ہے .He will come back علی مدد کے بعد آپ!

حاجی علی مدد جتک: جناب سپیکر! کوئٹہ شہر کے سابق ناظم اعلیٰ جنہوں نے کوئٹہ شہر' لیاقت بازار اور ہزار گنجی میں سرکاری پلاٹوں اور مکانوں کو کوڑیوں کے دام بیچا ہے جس کا میں آپ سے اِس معزز ایوان کے توسط سے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا۔ ?What is your point of order

حاجی علی مدد جتک: سر! پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمارے سابق ناظم اعلیٰ نے' سرکاری جو پلاٹس ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں علی مدد صاحب! اُس کے لیے اسمبلی میں ایک طریقہ کار ہے آپ ایک adjournment motion کی صورت میں لے آئیں تو ہم اُسکو adopt کر لیں گے۔ یہ proper طریقہ ہے 15 کے اجلاس کے لیے آج آپ جمع کرادیں۔ We will take up it on 15th۔ ایک طریقہ کار کے تحت آجائے تاکہ بہتر ہو جائے۔

حاجی علی مدد جتک: اور دوسرا جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ کراچی میں پہلے پشتون بھائیوں کا قتل عام کیا گیا' ابھی بلوچوں کے اُوپر جو ظلم ہو رہا ہے ہماری پارٹی (پاکستان پیپلز پارٹی) کے بھی اس میں workers ہیں جن کو وہاں شہید کیا جارہا ہے۔ ایک غنڈہ گرد تنظیم ہے جو ہمیشہ کراچی شہر پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہی ہے اس کی میں بھرپور مذمت کرتا ہوں اور میں اپنے کراچی کے بلوچ بھائیوں کے ساتھ یک جہتی کے لیے بائیکاٹ کر کے جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی حبیب صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی واسا اور QGWSP): کراچی کے حوالے سے جس طرح دوستوں نے بات کی۔ کراچی میں قدیم آبادی بلوچوں کی ہے اور بلوچوں کی سرزمین ہے۔ وہاں سے بلوچوں کو بے دخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایک لسانی تنظیم جو کبھی ہمارے پشتون بھائیوں کو' کوئٹہ کے پشتونوں کو' فرنٹیئر کے

پشتونوں کو اور کبھی بلوچوں کو ہمیشہ یہ سلسلہ جاری رہتا ہے میں اِس کی مذمت کرتا ہوں۔ اور اس حوالے سے وفاقی حکومت کے رویے کی بھی میں مذمت کرتا ہوں کہ لیاری کے عوام نے' لیاری کے بلوچوں نے جس طرح ہر دَور میں وہاں پر پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا ہے۔ اس دفعہ بھی وہاں پر جتنی سیٹیں پیپلز پارٹی کے حصے میں آئی ہیں اِس کے باوجود رحمٰن ملک صاحب کا جو رویہ رہا ہے اس کی میں بھرپور انداز میں مذمت کرتا ہوں۔ جس طرح اس تنظیم کے جو کارکن ہیں اُن کے ساتھ کراچی میں مل کر اور یہ چاہ رہے ہیں کہ لیاری میں آپریشن ہو۔ لیاری ایک پُرامن علاقہ ہے وہاں پر نہتے بلوچ رہتے ہیں۔ آپریشن تو zero-9 سے شروع کیا جائے۔ وہاں پر جو ہوتا رہا ہے' ہم سب دیکھ رہے ہیں اِس پر کوئی کچھ نہیں کہہ رہا ہے۔ میں اِس عمل کی شدید مذمت کرتا ہوں اور سندھ حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہاں پر جو بلوچوں کی نسل کُشی کی جارہی ہے اُس کو روکا جائے۔

جناب سپیکر: ok آپ کا پوائنٹ ریکارڈ پر آ گیا۔ وقفہ سوالات آج نہیں ہو سکے گا کیونکہ محرکین اور متعلقہ وزراء صاحبان موجود نہیں ہیں۔ تو آج کے جتنے بھی سوالات ہیں وہ 18 تاریخ کے اجلاس کے لیے مؤخر کیے جاتے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد اعظم داوی (ایڈیشنل سیکرٹری قانون): سردار ثناء اللہ خان زہری' جناب محمد عاصم کرد گیلو' میر عبدالرحمٰن مینگل' بابو محمد رحیم مینگل' جناب اسفند یار خان کاکڑ صوبائی وزراء اور جعفر خان مندوخیل بالترتیب نجی مصروفیات اور ناسازی طبیعت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہیں۔ آغا عرفان کریم اور روبینہ عرفان صاحبہ گورنر صاحب کی والدہ کی فاتحہ خوانی کے غرض سے جھل مگسی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت سے قاصر رہیں گے۔ لہٰذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصتیں منظور کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

9 جنوری 2010ء کو پیش شدہ تحریک التوا نمبر 2 کی admissibility پر جعفر خان مندوخیل بات کریں گے۔ Ok. disposed of.Treated -Jaffar Khan is not arround?

as diposed of

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جناب اسداللہ بلوچ صوبائی وزیر، جعفر خان مندوخیل اور میر ظہور حسین خان کھوسہ رکن اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 39 پیش کریں۔ جی اسد۔

مشترکہ قرارداد نمبر 39

میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت): Thank you جناب سپیکر صاحب! یہ ایوان صوبائی حکومت کے توسط سے وفاقی حکومت کا آغازِ بلوچستان پیکیج کی ترقیاتی مد میں 120 ارب روپے کی ادائیگی کا خیر مقدم کرتا ہے اور ساتھ ہی وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ پشتونخواہ کے طرز پر صوبائی حکومت کو مالی بحران کی وجہ سے فی الفور 10 ارب روپے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! اِس کو آپ complete کریں۔ صوبہ پشتونخواہ there is something in the bracket.

وزیر زراعت: (NWFP) کے طرز پر صوبائی حکومت کو مالی بحران کی وجہ سے فی الفور 10 ارب روپے کی پہلی قسط کیش جاری کی جائے۔ تاکہ صوبائی حکومت کی استعداد بڑھنے کے مواقع میسر ہوسکیں۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 39 پیش ہوئی۔ آپ اسکی admissibility پر اگر کچھ مختصر بات کریں۔

وزیر زراعت: جی ہاں جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اسد صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! ہمارا ایک ایسی اکائی سے یا ایسے صوبے سے تعلق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امیر تو بنایا ہے اِس کے سینے میں جو دولت دفن ہے اُس کو بروئے کار نہیں لا سکا۔ ذمہ داری تو اُن حکمران حاکموں کی تھی۔ پتہ نہیں اُن کی کیا مجبوری تھی، لیکن آج بھی اِس صوبے کے اِس ایوان میں معزز اراکین جو بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے حلقوں کے اِتنے زیادہ مسائل ہیں، چاہے ہیلتھ کے ہوں، ایجوکیشن کے ہوں، ایگریکلچر کے ہوں۔ مجھے یقین ہے جب وہ اپنے حلقوں میں جاتے ہیں ضرور عوام اُن سے یہ پوچھیں گے آپ نے الیکشن کے دوران جو commitment کیا تھا وہ کیوں نہیں ہو رہے ہیں۔ لیکن میں اُن کو دوش اِس لیے نہیں دیتا کہ اُن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے ایم پی اے فنڈز کے ابھی تک آدھا پیسے نہیں آئے ہیں۔ اِس سلسلے میں جو بڑے سبز باغ اور slogan دکھائے جارہے ہیں، ایک نیک شگون اُس وقت ہوسکتا ہے کہ عملی طور پر اِس

پر عملدر آمد ہو جائے۔ جب صوبہ سرحد یا پشتونخواہ آج کل نام دے رہے ہیں' تو وہاں 120 ارب روپے جو اُن کے بقایا جات تھے تو اُنہوں نے stand لیکر کھڑے رہے کہ جب تک اِس کی first قسط ہمیں نہیں دی جاتی ہم این ایف سی ایوارڈ کی کوئی میٹنگ attend نہیں کریں گے' وفاق کے کوئی call پر نہیں بیٹھیں گے۔ یہ ہوا کہ چونکہ وہ اتفاق میں تھے unity تھا' دس ارب روپے first قسط اُن کو دی گئی۔ اِسی حوالے سے جناب! اُسکی کڑی ملاتے ہوئے جو 120 ارب روپے کا ہم سے بھی وعدکیا گیا تھا۔ ہم کہتے ہیں اُس کی first قسط ہمیں فوری طور پر دی جائے۔ تاکہ ہمارے جتنے معزز اراکین ہیں وہ اپنے حلقوں میں ترقیاتی کاموں کو جاری رکھ سکیں۔ اگر انہوں نے نہیں دیا تو ہم یہ کہتے ہیں کہ پچھلے اَدوار میں جتنے وعدے وعید ہوئے یہ اُسی کا ایک تسلسل ہے 'سبز باغ ہمیں دکھا رہے ہیں عملی طور پر کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اِسی اُمید کے ساتھ کہ یہ جمہوری حکومت جو جمہوریت کی بھاگ دَوڑ کی بہت بڑی باتیں کرتی ہے۔ اِس اسمبلی کی اور بلوچستان کی آواز اور اِس قرارداد کو اہمیت دیتے ہوئے اِسی مہینے وہ first قسط جاری کرے۔ اِسی اُمید کے ساتھ' اگر جاری نہیں کیئے تو یہ اسمبلی مشترکہ فیصلہ کریگی بی این پی (عوامی) اُس کے ساتھ ہے۔ شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ صاحب!

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب سپیکر! میں اسد بلوچ صاحب اور اُن کے ساتھیوں کی قرارداد کی جمعیت علماء اسلام کے نمائندے کے طور پر مکمل تائید کا اعلان کرتا ہوں۔ اور یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جس طرح صوبہ پشتونخواہ کو اُس کی قسط دی گئی ہے' اُس کے مسائل کو حل کرنے میں اُسے مدد ملے گی۔ میں آج اِس فلور پر بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس بلوچستان کا قدیم ترین ہسپتال (SPH) سنڈیمن پراونشل ہاسپٹل' L.P. کی مد میں fuel کی مد میں ایک روپیہ بھی ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ مثلاً اگر آج کوئی فوتگی ہو جاتی تو اس کے لئے ہمیں ایمبولنس درکار ہوگی' تو میرے پاس fuel کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں ہے کہ ایمبولنس میں تیل ڈلوا کر اُس میت کو ہم اُسکے گھر تک یا اُس کے گاؤں تک پہنچا سکیں۔ تو یہ بہت ضروری ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ہیلتھ' ہماری ایجوکیشن' ہماری ایگریکلچر جو ہماری ضروریاتِ زندگی ہیں اُن کو ہم پورے طور پر کار آمد بنانا چاہتے ہیں یا پھر عوامی نمائندے اپنے حلقہ انتخاب میں جیسے کہ اسد بلوچ صاحب نے کہا'' کہ اُس کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے ان کے ساتھ ہم کوئی مدد کر سکتے ہیں'' تو وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ بجٹ سے پہلے ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ'' ہم آپ کے پورے پیسے ریلیز کریں گے'' لیکن آپ کو پتہ ہے

کہ اے پی آر پی پروگرام میں ابھی تک ہمیں آدھے پیسے ریلیز ہو چکے ہیں۔این ایچ اے کا آپ کو پتہ ہے کہ کچھ بھی ریلیز نہیں ہوا ہے۔کام ٹھپ پڑا ہوا ہے۔اور پی آئی اے میں بھی ہماری صورتحال وہی پرانی کی پرانی ہے۔ جو routine پرانی طرز پر چلا آ رہا ہے آج تک ہماری وہی صورتحال ہے۔کوئی ایسی فلائٹ نہیں جو ہم صبح جائیں اور شام کو واپس آسکیں۔ہمیں ایک دو دن ضرور اسلام آباد میں ٹھہرنا پڑتا ہے جس سے ہمارا ٹائم بھی ضائع ہوتا ہے۔تو ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے فنڈز ریلیز ہوں۔یہ جو ہمارے ایک سو بیس ارب روپے ہیں' سرحد' پنجاب اور سندھ کی بہ نسبت بلوچستان انتہائی غریب صوبہ ہے بجائے اس کے فوری طور پر دس ارب ریلیز کیا جائے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہمیں بیس ارب روپے ریلیز کریں تا کہ ہماری مشکلات کم ہوسکیں اور ہم عوام کو بنیادی ضروریات اور سہولتیں فراہم کرسکیں۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی واسا اور QGWSP): جناب سپیکر! میں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں جو اسد بلوچ صاحب' شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب ظہور حسین کھوسہ صاحب نے پیش کی ہے۔جناب سپیکر! بلوچستان میں جو فنڈز کے مسئلے چلے آ رہے ہیں اِس میں ایم پی اے فنڈز کے حوالے سے ابھی جنوری کا مہینہ چل رہا ہے ابھی تک وہ ریلیز نہیں ہو رہے ہیں۔اور سردیوں کے موسم میں تو ویسے کام نہیں ہوسکتا ہے مارچ کے بعد جاکے کام شروع ہوں گے۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ یہ کام کس طرح شروع ہوں گے۔ایسے ہی وفاقی حکومت کے جتنے بھی پروجیکٹس ہیں سوراب' بسیمہ روڈ پر کام بند پڑا ہوا ہے وہاں پر ڈائیوریشن کر کے پورا روڈ بند کر دیا گیا ہے اور کام بھی نہیں ہو رہا ہے۔تو میری وفاقی حکومت سے اپیل ہے کہ اُس کے لئے فوراً فنڈز ریلیز کئے جائیں کیونکہ لوگ بہت پریشان ہیں۔بسیمہ ناگ۔ناگ پنجگور اور سوراب روڈ پر روز مسافروں کا آنا جانا ہے۔جو ٹرانسپورٹرز ہیں وہ روز وہاں روڈ کو بند کر دیتے ہیں اور بڑا مسئلہ ہو رہا ہے۔ NHA کے حکام ہر جگہ کام تو شروع کر دیتے ہیں لیکن پتہ نہیں کس لئے وہ اپنا acceptance لینے کے لئے کام تو شروع کروا دیتے ہیں مگر بعد میں اُس کو چلانے کے لئے اُن کے پاس فنڈز نہیں ہوتے ہیں۔سارے فنڈز وہ کہیں اور shift کر دیتے ہیں۔اِسی روڈ کے جو پیسے تھے پچھلی حکومت میں وہ اِس دَور میں کہیں اور shift کر دیئے ہیں اور اس کام کو بند کر دیا گیا ہے۔وفاقی حکومت سے میری اپیل ہے کہ اُس کے لئے فنڈز جاری کیئے جائیں۔

جناب سپیکر: ok۔جی پیر عبدالقادر صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میر اسد بلوچ صاحب٬ جعفر خان مندخیل صاحب اور میر ظہور خان کھوسہ صاحب کی اِس قرارداد کی مکمل طور پر میں بھی حمایت کرتا ہوں جس طرح ہمارے دیگر ساتھیوں نے کی۔ ہماری اسمبلی کی طرف سے یہ ایک قرار داد کی صورت میں پیغام جانا چاہئے کہ ہم سب یک رائے ہوکر وفاقی حکومت سے یہ درخواست کرتے ہیں demand کرتے ہیں کہ ہمیں ہماری پہلی قسط جو (دس ارب) کی commitment ہوئی تھی وہ فوراً release کیا جائے اور ensure کیا جائے کہ آئندہ سے ہماری جو اقساط بنتی ہیں وہ بجٹ کے ساتھ ساتھ ہمیں ملیں۔ تا کہ ہماری صوبائی حکومت اپنا بجٹ بھی proper طریقے سے بنا سکے اور وہ پیسے بھی بروقت خرچ ہوسکیں۔ دیگر ایم پی فنڈز کے حوالے سے میری صوبائی حکومت سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس problem کو ذرا دیکھ لے۔ پھر بجٹ کی تیاریاں شروع ہوجائیں گے۔ اپریل٬ مئی اور جون کے مہینے تک اس کے بعد فنڈز بند ہوجائیں گے۔ تمام ڈیپارٹمنٹس بلز بند کر دیتے ہیں کام بند ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جو عوامی مفادات ہیں ہماری عوامی اسکیمیں ہیں٬ لوگوں کی فلاح و بہبود کی وہ ساری اسکیمیں رُک جاتی ہیں۔ دوسری بات جناب سپیکر! یہ فنڈز کے حوالے سے اور پیسوں کی تقسیم کے حوالے سے٬ جس طرح سے صوبائی حکومت نے پہلے تقسیم کیا کہ تمام ایم پی ایز کے حلقوں میں تقسیم کیا جائے اس میں بھی ضروری پروجیکٹس کے لئے دیئے جائیں٬ تو اُن کی تقسیم ضرور ہونی چاہئے لیکن اس کے علاوہ یہ بھی خیال رکھا جائے کہ تمام حلقوں میں کوئی نہ کوئی trickle down affect اِس کا ہو۔ ساتھ میں ایک پوائنٹ جناب سپیکر! جو اِس قرارداد سے یعنی financially matter ہے لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود نہیں ہیں منسٹر فنانس بھی موجود نہیں ہیں اور ٹوٹل اسمبلی میں اس وقت میرے خیال میں تیرہ چودہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں٬ میں یہ بھی آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ حکومت کو کہا جائے کہ جب اسمبلی کی کارروائی ہو تو اگر وفاقی حکومت یا اگر کوئی اور ہمیں importance نہیں دیتا تو کم از کم ہماری صوبائی حکومت تو ہمیں importance دے دیا کرے تا کہ یہ سارے مسائل لوگوں کی توجہ میں آئیں۔ میں آپ کی توجہ بلوچستان کے پراونشل PSDP کی ایک خاص رقم کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جو چھبیس کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم جسے مسجدوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پہلے بھی ایسے رقوم کچھ مخصوص حلقوں میں ان کی تقسیم کی گئی ہے۔ ٹھیک ہے مسجدوں کے لئے رکھے گئے ہیں ہم سب مسلمان ہیں وہاں پر اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ کچھ ہماری minority کے ممبرز بھی ہیں۔ اکثر حلقوں کے اندر کہیں نہ کہیں مسجدوں کے لئے اور مدرسوں کے لئے

کچھ نہ کچھ ضرورت پڑتی ہے۔ میری صوبائی حکومت سے یہی درخواست ہے کہ یہ چھبیس کروڑ روپے کی رقم جو جس طرح سے منظور ہوئی ہے اور رکھی گئی ہے' تو اِسے تمام صوبائی حلقوں میں برابر تقسیم کی جائے تا کہ ہر جگہ اس کا اثر ہو affect ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی ایک مدرسے کے اُوپر چھبیس کروڑ روپے لگ جائیں اور بعد میں پتا نہ ہوں کہ اُس سے نکل کون رہا ہے اور کیا حرکتیں کر رہا ہے۔ Thank you very much

جناب سپیکر: محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔ thank you جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اسد بلوچ صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہوں اور بالکل ہم بھی وفاقی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کی پہلی قسط صوبہ بلوچستان کو ریلیز کی جائے تا کہ ہم اپنے صوبہ کے مسائل حل کر سکیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کراچی میں جو ہمارے بلوچ بھائیوں کے ساتھ اور بہنوں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اور ان کو ان کے علاقوں سے بے دخل کیا جا رہا ہے اور ان کے خلاف آپریشن کیا جا رہا ہے ان کی ہم بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں۔ میں اِس فلور پر وفاقی حکومت اور سندھ حکومت سے اپیل کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ اس آپریشن کو فوراً بند کیا جائے۔ اور ہمارے بلوچ بہن بھائیوں کے ساتھ جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے اس کو ختم کیا جائے۔ اور ساتھ ہی میں پیر عبدالقادر صاحب کی بات کی بھی حمایت کرتی ہوں کہ مسجدوں کے لئے جو فنڈز مخصوص کیئے گئے ہیں اِن کو تمام ڈسٹرکٹس میں پورے طریقے سے ہر ممبر کے ساتھ مل کے تقسیم کیا جائے۔

Thank you so much.

جناب سپیکر: محترمہ نسرین کھیتران صاحبہ پہلے ہیں اُن کے بعد کیپٹن خالق صاحب!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): شکریہ جناب سپیکر صاحب! جیسے کہ میرے سارے ممبران بھائیوں اور بہن نے کہا کہ کراچی کے بلوچوں کے خلاف جو کارروائی ہو رہی ہے۔ میں بھی اس کی مذمت کرتی ہوں اور ساتھ ہی اسد بلوچ صاحب کی اور جعفر مندوخیل صاحب کی جو قرارداد ہے اُس کی حمایت کرتی ہوں۔ جیسے کہ پیر صاحب نے بھی کہا کہ بجٹ کی تیاری سے پہلے' پھر بجٹ کی تیاری شروع ہو جائے گی اور انہوں نے پچھلے اجلاس میں کہا تھا کہ ہماری کمیٹیز نہیں بنی ہیں۔ اِس کے لئے میں آپ سے ریکوئیسٹ کرتی ہوں کہ ہماری کمیٹیز بنی چاہئیں۔ تا کہ یہ بجٹ ابھی جنوری start ہے اور جون آتے کون سی دیر لگتی ہے۔ لیکن اِس کے لئے بریفنگ دینی چاہیئے۔ کمیٹیز بنائیں جو بجٹ کی بریفنگ دیں۔ اور ساتھ میں جو انہوں نے کہا کہ چھبیس کروڑ

روپے آئے ہیں ہمارے province میں مساجد کے لئے۔ وہ ساری رقم ہمارے 29 اضلاع ہیں اُن میں برابر تقسیم کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: کیپٹن عبدالخالق اچکزئی صاحب!

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں قرارداد نمبر 39 جو کہ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب، میر اسد بلوچ اور ظہور حسین خان کھوسہ صاحب کی جانب سے پیش کی گئی ہے۔ میں بھی اس کی باقی تمام ساتھیوں کی طرح حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ وفاقی گورنمنٹ سے جس طرح قرارداد پیش کی گئی ہے میری بھی یہ گزارش ہے کہ ہماری یہ خطیر رقم ریلیز کی جائے تا کہ ہمارے بلوچستان کے مسائل جہاں جہاں بھی ہیں اُن کو redress کیا جا سکے۔ اور اس کے ساتھ ہی جناب! میں آپ کی توجہ ایک نکتے کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جو پرنٹنگ ہوئی ہے اِس کارروائی کے دوران اِس میں پشتونخواہ اور اسکے ساتھ NWFP کا لفظ add کیا گیا ہے۔ That should be cleared, either it is NWFP ہے یا پھر پشتونخواہ ہے۔ میرے خیال میں just آپ کے نوٹس میں لانے کے لئے تا کہ اِس کے اُوپر clearance ہو جائے یہ جو بھی ہے۔ ہمیں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ It is State of Pushtoonkhwa اگر NWFP کہنا چاہتے ہیں تو پھر پشتونخواہ کا لفظ delete کیا جائے۔ جناب! اِس سے پہلے میرے ساتھیوں نے کراچی کے حوالے سے بات کی۔ یقیناً یہ باعثِ تشویش ہے اور اِس کے اُوپر ہمیں بولنا بھی چاہیئے اور ہمیں یہ message convey کرنا چاہیئے وفاقی گورنمنٹ کو اور حکومتِ سندھ کو بھی کہ وہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے یا جو کچھ اس سے پہلے ہوتا رہا ہے یہ کون کر رہا ہے اس میں کون involved ہے یہ target killings کون کرتے ہیں۔ وہاں ہمارے ایک منسٹر صاحب بھی مارے گئے ہیں وہاں پر پشتونوں اور بلوچوں کا قتل عام ہو رہا ہے اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور ہم سب ایک قراداد کی شکل میں اِس کو منظور کریں تا کہ اس کی بھرپور مذمت ہو سکے۔ چاہے اِن کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے یا اُن میں سے کچھ عناصر ایسے ہیں جو گورنمنٹ کے اندر شامل ہیں، اُن کی سرپرستی حاصل ہے اُن کو condemn کرنا چاہیئے اور ہمیں اِس کی بھرپور مذمت کرنی چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی جناب سپیکر! میں پیر صاحب کے اس نکتہ کے بارے میں جو اُنہوں نے کہا کہ "ہمارے PSDP کے اندر ایک خطیر رقم مدرسوں کے لئے رکھی گئی ہے۔" اِس کا بھی میں بھرپور ساتھ دیتا ہوں، کہ اِس رقم کو الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں اور یہاں پر اقلیت تو ہیں

ہمارے ساتھ لیکن وہ چونکہ ایسی ایک مخصوص constituency کی حمایت نہیں کرتے ہیں reserve seats کے اُوپر ہیں لہٰذا اِس رقم کو اگر ہم سب کو برابری کی بنیاد پر ہر constituency میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کی جائے تو میرے خیال میں یہ مناسب بھی ہوگا۔ اور اِس میں سے جہاں جہاں بھی مسجدیں اور مدرسے ہیں اُن کو ضرورت پڑے گی اُن کی دیکھ بھال کی جاسکے گی۔ Thank you very much جناب سپیکر صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! میں ایک نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ!

وزیر صحت: جناب! پیر عبدالقادر صاحب اور اُس کے بعد غزالہ گولہ صاحبہ اور جناب کیپٹن عبدالخالق صاحب نے PSDP میں چھبیس کروڑ روپے رکھنے کا پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اس کو برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ یہ بات میں کہتا ہوں کہ PSDP بناتے وقت تمام ایم پی ایز نے اپنی اسکیمیں دی تھیں نو کروڑ بیس لاکھ روپے کی۔ تو کسی ایم پی اے نے اپنے حلقے میں مساجد اور مدارس کیلئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی۔ جمعیت علماء اسلام کے تین ایم پی ایز نے اس رقم کو مساجد اور مدارس کیلئے رکھا ہے۔ یہ رقم PSDP سے نہیں کاٹی گئی بلکہ وہی رقم ہے جو per MPA نو کروڑ بیس لاکھ روپے بن رہی تھی۔ ہمارے ساتھیوں نے یہ رقم اپنی مساجد اور مدارس کیلئے رکھی ہے۔ اگر وہ واقعی مدارس اور مساجد میں دلچسپی رکھتے ہیں تو وہ اپنے نو کروڑ بیس لاکھ روپے میں سے یا جو کچھ اُنہیں ملا ہے اُسی میں سے رکھا جائے اِس چھبیس کروڑ روپے پر بحث نہ کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میں اس کی تھوڑی وضاحت کردوں پیر صاحب! If you go through the PSDP اگر جو ایم پی ایز صاحبان نے اپنے مخصوص فنڈز سے پیسے رکھے ہیں اُن میں ایک (M) کر کے اُن کو indicate کیا ہوا ہے۔ تو اگر ان مدارس کیلئے جیسے آپ فرمارہے ہیں 26 کروڑ رکھے گئے ہیں اگر اُس میں (M) کا لفظ reflect کرتا ہے تو that shows کہ جی وہ جو ہمارے ممبران کو جو بھی allocation اُس وقت فیصلے سے ہوئی تھی وہ معزز ممبران نے اپنے ایک مخصوص فنڈز سے رکھے ہیں وہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے کوئی exclusively نہیں رکھی ہے۔ تو آپ ذرا اُس سے ضرور جایئے گا کہ اُس میں (M) کا لفظ reflect ہے یا نہیں۔ تو Then we can discuss it on the 15th ٹھیک ہے ناں جی۔

مسٹر جعفر جارج (Without Portfolio): جناب!

جناب سپیکر: آپ کوٹائم دے رہا ہوں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: سپیکر صاحب! آپ کا اور مولانا صاحب کا میں شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس کی وضاحت کی۔ لیکن جہاں تک ہمیں PSDP کی اسکیم کا بتایا گیا تھا تو ہمیں ایسی اسکیم کی طرف understanding یہ تھی کہ major اسکیم ہوں جو اریگیشن سے تعلق رکھتی ہیں PHE سے تعلق رکھتی ہیں دوسرے کسی ایسی منسٹری یعنی ہیلتھ کے ڈیپارٹمنٹ سے رکھتی ہیں تو اُن کے اوپر وہ رکھے جائیں تو اس لئے میں اس سے دوبارہ چیک کرکے انشاء اللہ دوبارہ آپ کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں آپ کو ٹائم دے رہا ہوں ناں۔ آپ چیک کریں (M) اُس میں اگر آئے گا تو وہ پھر ممبر صاحبان نے اپنی مرضی سے رکھی ہیں۔

پیرعبدالقادر گیلانی: Thank you.

جناب سپیکر: جعفر جارج صاحب!

مسٹر جعفر جارج (Without Portfolio): جناب سپیکر صاحب! جو PSDP میں 26 کروڑ روپے مساجد کیلئے رکھے گئے ہیں یہ اُس نو کروڑ بیس لاکھ سے ہٹ کے، کیونکہ جس دن یہاں پر سیشن میں discussion ہوئی تھی اُس میں محترمہ رقیہ ہاشمی، میر شاہنواز مری اور جعفر جارج نے اِس پوائنٹ کو clear cut sort out کیا تھا کہ یہ نو کروڑ بیس لاکھ سے ہٹ کے PSDP میں رکھے گئے ہیں لہٰذا ہمیں یہ پوائنٹ اسی وقت۔۔۔۔۔۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ہر ایم پی اے سے نو کروڑ بیس لاکھ کی اسکیمیں مانگی گئی تھیں لیکن PSDP میں 26 کروڑ روپے الگ سے رکھے گئے ہیں اس کو آپ بھی سٹڈی کریں سپیکر صاحب ! Thank you

جناب سپیکر: جعفر جارج صاحب! آپ میری ایک گزارش سُنیں میں نے ایک پوائنٹ کہ آپ اُس PSDP کی book سے جائیں کہ اُس میں (M) reflected ہے یا نہیں؟ Then we can discuss it on 15th instant اِس کو clarify بھی کر دیں۔ منسٹر صاحب! آپ بیٹھیں point on the record آ گیا۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ سارے الحمدُ للہ ہمارے جتنے بھی اراکین بیٹھے ہوئے ہیں یہ cabinet میٹنگ

میں بھی بیٹھتے ہیں۔ یعنی یہ ایک دھوکہ جیسی بات ہوگی کہ ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ دھوکہ کریں۔ کہ PSDP میں ہم ایک الگ اماؤنٹ رکھ لیں لیکن وہ ایم پی ایز کا نہ ہوں یہ دھوکہ ہوگا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بات clear ہوگئی ناں۔ جی سلطان ترین صاحب!

جناب سلطان محمد ترین (وزیر جیل خانہ جات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں قرارداد نمبر 39 کی تائید کرتا ہوں اور ساتھ پیر صاحب نے جو کہا ہے اس کی بھی تائید کرتا ہوں کہ یہ سب ممبران کیلئے تقسیم ہو جائے۔ اور جو پشتونخواہ کا نام اُنہوں نے کہا پشتونخواہ کا تو وہاں کی cabinet نے بھی پاس کیا ہے اور صدر صاحب نے بھی پاس کیا ہے اُس کا نام ہی پشتونخواہ صوبہ پشتونخواہ رکھنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں جو گیس دریافت ہوئی ہے اِس میں ہمارے ہرنائی کے لوگوں کو ملازمتیں دی گئی ہیں ــــــ۔

جناب سپیکر: سلطان صاحب! آپ اسد بلوچ صاحب کی جو قرارداد ہے اُس پر بات کریں؟

وزیر جیل خانہ جات: میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتا ہوں کہ ہرنائی میں جن لوگوں کو ملازمت پر رکھا گیا تھا بدقسمتی سے اُن کو نکال دیا گیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اُنہیں واپس بحال کیا جائے اور مزید جو پوسٹیں آرہی ہیں وہ بھی ہرنائی کے لوگوں کو دیا جائے اور آپ سے گزارش میری یہ ہے کہ یہ قرارداد کے طور پر ہم پیش کریں۔ Thank you

جناب سپیکر: وہ آپ پیش کریں۔ ?Shall I put it for vote جی بسنت صاحب!

جناب بسنت لال گلشن (وزیر اقلیتی امور): سب سے پہلے میں اسد بلوچ اور جعفر خان مندوخیل نے جو قرارداد پیش کی ہے اُس کی حمایت کرتا ہوں۔ جیسا کہ آغاز حقوق بلوچستان میں وفاقی حکومت نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہمارے اس ایوان کی بلوچستان اسمبلی کی جتنی بھی قراردادیں ہونگی اُن پر فی الفور عمل کیا جائے گا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دس ارب روپے کا ہم مطالبہ کررہے ہیں تو جو قرارداد یہاں پیش ہوئی اس کو اگر مشترکہ بنا کے پیش کی جائے تاکہ وہ فوری طور پر اُس پر عمل کریں اور دس ارب روپے ہمارے release ہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جو کراچی میں بلوچوں کی target killings ہوئی ہیں میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ میں اس ایوان کے اور آپ کے توسط سے حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر روکا جائے اس کی تحقیقات ہو اور جو بھی اس کے مجرمان ثابت ہوتے ہیں اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اُس کے علاوہ پیر صاحب نے یہاں پر بات کی 26 کروڑ روپے جو مساجد کی مد میں رکھے گئے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ اُس ایم پی اے

پروگرام یا ایم پی اے کی جو تجاویز تھیں یہ اُن سے ہٹ کے ایک رقم ہے اور اُس کی ضلع وار مساوی تقسیم ہونی چاہیے میں نے اپنے طور پر پچھلے سال بھی تین نئی مساجد تعمیر کروائی ہیں۔اس سال بھی میں نے تین مساجد کیلئے فنڈز دیئے ہیں جو یہاں پر ہمارے ممبر صاحب نے کہا کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے میں مساجد کی تعمیر کیلئے فنڈز دے۔تو میں اقلیت کا نمائندہ ہوتے ہوئے بھی اس مد میں کام کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔

وزیر اقلیتی امور: اور اس قرارداد کیلئے میری آپ سے پھر درخواست ہے کہ اس کو مشترکہ پیش کریں۔

جناب سپیکر: ok اسد صاحب! اس کو مشترکہ کریں یا by name جو محرکین نے کیا ہے۔

جی ظہور بلیدی صاحب!

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے اور بی سی ڈی اے): جناب سپیکر! اسد بلوچ کی اس قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں۔ چونکہ یہ پیسے جو بلوچستان کو ملے ہیں یہ آغاز حقوق بلوچستان کے نام سے ملے ہیں۔ جو وعدے ہوئے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کے ساتھ پہلے زیادتیاں ہوتی رہی ہیں اور اب جا کے اُنہوں نے انصاف شروع کیا ہے۔تو جناب سپیکر! یہ بہت اچھی بات ہے اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت کو احساس ہو گیا ہے کہ آخر کار کب تک یہ زیادتیاں جاری رہیں گی۔اور اللہ کرے کہ یہ نیک نیتی کے ساتھ ہوں۔اور جناب سپیکر! 120 ارب روپے جو ہمارے arrears تھے جو وفاقی حکومت پر رہتے تھے۔تو چونکہ بلوچستان بہت پسماندہ ہے یہاں پر انفراسٹرکچرز بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔آپ کے سکولز' آپ کے ہسپتالیں اور بجلی بھی نہیں ہے۔تو میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت جلد از جلد ممکن ہو تو بلوچستان کو فنڈز کی فراہمی شروع کر دے۔ دوسری بات جناب سپیکر! بلوچستان میں جو وفاقی پراجیکٹس چل رہے ہیں۔جیسا کہ گوادر پورٹ وہ تو بن گئی ہے لیکن اس کو چلانے کیلئے روڈ کی ضرورت ہے۔اتنی کثیر رقم خرچ کر کے ایک پورٹ تو بنا دی گئی ہے۔لیکن ابھی تک اس کے روڈز as it is پڑے ہوئے ہیں اور سننے میں یہی آیا ہے کہ اُس پر بہت بھاری کرپشن ہوئی ہے۔تو جناب سپیکر! میری گزارش یہی ہے کہ گوادر پورٹ کو اور گوادر کو کامیاب بنانے کیلئے وفاقی حکومت اور NHA جلد از جلد ممکن ہو وہاں کے روڈ پر کام شروع کر دے۔اور جناب سپیکر! گوادر چونکہ ایک میگا سٹی بننے جا رہا ہے اور سب کا خیال یہی ہے کہ یہ میگا سٹی بنے گا اور یہاں پر بلوچستان اور پاکستان کی معیشت کو ایک اچھا خاصا سپورٹ ملے گا۔لیکن وہاں کے رہنے والوں کو ابھی تک پینے کیلئے پانی نہیں ہے اور لوگ پانی کی

بوند بوند کیلئے ترس رہے ہیں۔تو میں یہ کہتا ہوں یہ جو رقم ملے گی تو وہاں گوادر کیلئے اور پورے بلوچستان میں خاص کر سکول، ہسپتال، بجلی، پبلک ہیلتھ اور واٹر سپلائی اِن پر خصوصی توجہ دی جائے تا کہ بلوچستان کے لوگوں کو تھوڑا ان کا فائدہ ملے۔اور میں آخر میں یہ گزارش کرتا ہوں چونکہ پوری اسمبلی کی یہی ڈیمانڈ ہے اور سب اس پر متفق ہیں تو ہم سب کی طرف سے اس کو ایک مشترکہ قرارداد قرار دیا جائے Thank you جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد نمبر 39 کو بحیثیت مشترکہ جملہ اراکین کی طرف سے منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی آج ہی اِس قرارداد کو وفاقی فنانس ڈویژن کو refer کریں۔

بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء)۔

جناب سپیکر: وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی نہیں ہیں on his behalf کون کریں گے؟ انفارمیشن منسٹر کریں گے۔آپ! منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی کے behalf پر یہ مسودہ قانون پیش کریں۔

جناب محمد یونس ملازئی (وزیر اطلاعات): بِسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ۔میں محمد یونس ملازئی وزیر اطلاعات، وزیر ملازمتہائے عمومی نظم ونسق بلوچستان کی جانب سے جوڈیشل اکیڈمی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ دقانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ دقانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔وزیر صاحب بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر اطلاعات: میں محمد یونس ملازئی، وزیر اطلاعات، وزیر ملازمت ہائے عمومی نظم ونسق کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون

نمبر 2 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے آیا تحریک منظور کریں؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان جوڈیشل اکیڈمی کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: محمد خان طور صاحب! آپ بات کرنا چاہتے تھے؟

جناب محمد خان طور (وزیر بہبود آبادی): Thank you جناب سپیکر! سب سے پہلے' اسد صاحب نے جو قرارداد پیش کی میں اُس کی حمایت کرتا ہوں۔ میری آپ سے خاص کر یہ گزارش ہے کہ آئندہ جو بھی ایجنڈا ہوگا اُس کے اوپر بات کرنی چاہیے۔ ابھی حالات ہم لوگ دیکھ رہے ہیں یہاں تک نوبت آئی کہ ہم لوگ اپنے مذہب کے اوپر blame لگاتے ہیں کوئی مندر کے اُوپر کوئی کیا کرتا ہے' کوئی کیا کرتا ہے یہ میری آپ سے request ہے کہ آئندہ جو بھی ایجنڈا ہوگا اُس کے اُوپر بات کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 15/جنوری 2010ء بروز جمعہ بوقت 11 بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)